بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔15 مدیر۔نعیم احمد نیرّ نگران۔مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ،انچارج شعبہ تصنیف=ماہ نبوت،1389ہجری شمسی بمطابق جنوری 2010ء شمارہ نمبر 1

قرآن کریم

ترجمہ از تفسیر صغیر:۔''اور یہودی اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے (ہیں) اور اُس کے پیارے ہیں۔تُو کہہ دے کہ پھر وہ تمہارے قصوروں کے سبب سے تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے۔(یوں نہیں جو تم کہتے ہو) بلکہ جو (دوسرے آدمی) اُس نے پیدا کیئے ہیں تم (بھی) اُن (ہی) کی قسم کے آدمی ہو۔وہ جسے پسند کرتا ہے بخشتا ہے اور جسے پسند کرتا ہے عذاب دیتا ہے''۔ (سورۃ المآئدۃ، آیت ۱۹)

مسجد ''بیت السمیع'' میں پروگرام ''ہمسائیوں سے نیک سلوک''

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسجد ''بیت السمیع'' ہنوور کے مکمل ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26.08.08 کو نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا تھا۔اپنے افتتاحی خطاب میں آپ نے فرمایا کہ جرمنوں سے ہنوور کی جماعت کو تعلقات بڑھانے چاہئیں اور مسجد میں دوسری قوموں کے افراد بھی نظر آنے چاہئیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ہنوور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر تعلقات کیلئے کئی پروگرام بنائے گئے ہیں،ان میں ایک پروگرام یہ بھی تھا کہ مسجد کے جو ہمسائے ہیں ان سے تعلقات بڑھائے جائیں۔اسی سلسلہ میں پروگرام'' ہمسائیوں سے نیک سلوک'' کا انعقاد مورخہ 1 نومبر اور 15 نومبر کو ہوا۔دو دن اس لئے رکھے گئے۔تا لوگ آسانی سے آسکیں۔

جب 2000ء میں اس علاقہ میں مسجد بنانے کیلئے جگہ کی خرید کی کوشش کی گئی تو اس کے قریب آبادی Schwarzheide کے لوگوں نے مسجد بنانے کے خلاف ایک تنظیم Bürgerinntiativ کی تشکیل دی اور کافی عرصہ تک مسجد بنانے کے خلاف کوششیں کرتے رہے۔

اُن کے سربراہ Herr Uwe Schmidt پیش پیش تھے،اب ہم نے پروگرام بنایا کہ ان تمام ہمسائیوں کو مسجد میں دعوت کرکے بلایا جائے، Herr Uwe Schmidt اس دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل تبدیل ہو گئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔

1 نومبر کو تلاوت قرآن کریم سے پروگرام شروع ہوا جو مکرم عمیر آصف صاحب نے کی۔بچیوں نے سفید مسجد Weisse Moshee والا ترانہ سنایا،خاکسار (لوکل امیر) نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔اس پروگرام میں شمولیت کے لیئے Stöcken کے علاقہ کی Bezirksbürgermeistrin میئر محترمہ Fr.Margrit Heidi ہائیڈی صاحبہ Stolzenwald کو بھی دعوت دی گئی تھی۔انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس مسجد سے جڑے ہوئے تمام خوف دور ہو گئے ہیں اور احمدیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ امن پسند لوگ ہیں اور اپنے ہمسائیوں سے مل جل کر رہنے والے ہیں۔اسی طرح سے تنظیم Bürgerinntiativ کے سابق صدر Herr Uwe Schmidt نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں کہ احمدی دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہیں،اور اب تو میں ہر وقت احمدیوں کے بارے ہی میں باتیں کرتا رہتا ہوں اور میری بیوی مجھے کہتی ہے کہ لگتا ہے کہ تم احمدی ہو گئے ہو انھوں نے کہا یہ ٹھیک ہے میں آدھا احمدی ہو گیا ہوں۔

پروگرام کے آخر پر جماعت کے دوستوں اور 20 کے قریب مہمانوں نے مل کر کھانا کھایا اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور دوسرے مسلمانوں سے فرق کے بارے سوالات اور جوابات کا سلسلہ چلتا رہا۔اس پروگرام میں Modration خواجہ ادریس صاحب سیکرٹری تبلیغ لوکل امارت ہنوور نے کی۔

15 نومبر کو دوبارہ یہی پروگرام کیا گیا۔اس پروگرام کی Modration مکرم فاروق احمد صاحب نے کی،تلاوت قرآن کریم مکرم نبیل سلام صاحب اور خاکسار (لوکل امیر) نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔اس مرتبہ Herr Uwe Schmidt بھی تشریف لائے اور نئے آنے والے

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔وہ مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔مجھے جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ دوبارہ ہمیں اس طرح پیدا نہیں کرسکتا جس طرح اس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے اور مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے اور نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں جنا گیا ہوں یعنی نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہو سکتا ہے۔

(بحوالہ حدیقۃ الصالحین ص ۳۶۔۳۷)

ملفوظات

زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا''۔(روحانی خزائن جلد ۲۱،براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۲۷)

فرنکن برگ میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۱۶ نومبر ۲۰۰۹ء شام ساڑھے چھ بجے فرنکن برگ میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہوا۔ہال کے بھر جانے کے بعد مکرم توقیر احمد صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور آج کے جلسہ کے مقاصد بیان کیئے۔

تلاوت قرآن پاک مکرم منور حسین طور صاحب نے کی جس کا جرمن ترجمہ مکرم سفیر احمد صاحب نے پڑھا۔

اس کے بعد میئر جناب اینگل ہارڈ صاحب (Engelhard) کو خطاب کی دعوت دی گئی۔انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ مجھے مختلف مذاہب اور رنگ و نسل کے لوگوں سے کچھ کہنے کا موقع ملا ہے۔آپ لوگوں کا یوں مل بیٹھنا مجھے اچھا لگ رہا ہے۔میئر صاحب نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے خطاب کو ہمارے ماٹو ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' پر ختم کیا۔

اس کے بعد گرجے کے پادری جناب Uwe Hesse صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے پرانے تعلقات کا ذکر کیا جو 1992 سے قائم ہیں۔انہوں نے بتایا کہ جرمنی کے علاوہ انڈیا اور افریقہ میں بھی جماعت احمدیہ سے میرا تعلق رہا ہے۔اس کے بعد انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔جناب پادری Uwe صاحب کے تعاون سے پہلے بھی کئی کامیاب تقریبات کا انعقاد ہو چکا ہے۔ان کی تقریر کے بعد مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے اپنی تقریر میں آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد بہائی مذہب کے نمائندہ جناب ڈاکٹر برناڈو Bernado Frityzsche نے جماعت کے ساتھ اپنے تعلقات کی تفصیل بتاتے ہوئے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔اس کے بعد انہوں نے بہائی مذہب کے بارہ میں بتایا کہ کس نے بنیاد رکھی اور کیسے آغاز ہوا وغیرہ۔

کیتھولک چرچ کی طرف سے معذرت تھی۔اور یہودی نمائندے بغیر وجہ بتائے غیر حاضر تھے۔

لہٰذا سوال و جواب کی مجلس شروع ہوئی جس میں زیادہ تر جوابات مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے دیئے۔بعض مواقع پر پادری صاحب نے بھی حصہ لیا۔

آخر پر شام کا کھانا دیا گیا جو جرمن مزاج کے مطابق تیار کیا گیا تھا اور مہمانوں کو پسند آیا۔اس پروگرام میں کل حاضری ۸۸ تھی جس میں سے ۵۰ جرمن تھے۔

(رپورٹ۔راجہ سلیم افضل،سیکرٹری تبلیغ حلقہ فرانکن برگ)

تاثرات مہمانان کرام برموقع جلسہ جرمنی 2009ء

ترتیب وتدوین۔ شیخ کلیم اللہ و شیخ عبدالماجد۔ (دوئم وآخری قسط)

Bjarni Sigminsenصاحب

(آئس لینڈ) آپ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا! میں آئس لینڈ میں ایک یونیورسٹی میں لیکچرر ہوں اور مذاہب میں PHD کرر ہا ہوں میرا تعلق ایک مذہبی تنظیم کریسچن موتو سے ہے جو دوسرے مذاہب کے ساتھ ملکر کام کرتی ہے۔ میں مکرم عبدالشکور اسلم صاحب کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوا ہوں۔ میرے لئے یہ ایک نہایت خوشکن تجربہ ہے. حضور کی شخصیت بہت ہی متاثر کن اور سنجیدہ مزاج اور اپنے کام کے بارہ میں پرُ اُمید، کی حامل ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انکے وجود میں ایسی کشش ہے کہ جو وہ فرمارہے ہیں وہ ضرور پورا ہوکر رہے گا۔

مکرم ہاشم خان صاحب (آئس لینڈ) آپ

نے ہمارے سوال کے جواب میں کہا! میرا تعلق انڈیا سے ہے اور میں ایک عرصہ سے آئس لینڈ میں مقیم ہوں۔ اس سے قبل مجھے مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن مکرم عبدالشکور اسلم صاحب نے مذہب کے متعلق بتایا تو مجھے تھوڑی سی دلچسپی پیدا ہوئی۔ میں انکی دعوت پر جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ جلسہ میں شامل ہوکر سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا جس کے متعلق مکرم عبدالشکور اسلم صاحب نے مجھے وہاں بتایا تھا۔ میں بہت حیران ہوں کہ اتنی بڑی تعداد کیلئے ان ممالک میں رہائش اور کھانوں کے انتظامات کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ میری بڑی خواہش تھی کہ میں حضور سے مل سکوں جو کہ اس جلسہ میں پوری ہوئی اور میرے لئے بہت یادگار رہے گی۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ یہاں آپ سب سے ملکر مجھے محبت اور پیار ملا، یہی پیار اور محبت آپ میری طرف سے بھی قبول کریں۔

مکرم محمود احمد شمس صاحب (امیر جماعت احمدیہ سویڈن)

آپ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا! میں دس سال قبل جرمنی کے جلسہ میں شریک ہوا تھا۔ اس مرتبہ مجھے جلسہ پر رہائش کے سلسلہ میں تھوڑی سی مشکل پیش آئی تھی لیکن اللہ کے فضل سے بہت جلد شعبہ رہائش نے وہ میری مشکل فوری طور پر حل کردی جس سے میں بہت متاثر ہوا۔ جلسہ کے انتظامات کو دیکھ کر ہم بھی اپنے جلسہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے کیونکہ جرمنی کے جلسہ کے ہر شعبہ کے انتظامات بہت بہتر اور اچھے ہیں جو کہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

مکرم محمد اکرم صاحب (وقف زندگی کارکن نظارت امور عامہ قادیان، انڈیا)

آپ نے بیان کیا کہ جرمنی کا جلسہ انتظامی لحاظ سے بہت کامیاب جلسہ ہے، ہمیں شامل ہوکر بہت لطف آرہا ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کے مختلف ممالک میں جلسے منعقد ہورہے ہیں انہیں دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے کہ کس طرح پہلے جلسہ کی تعداد تھی یعنی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ہوا تھا صرف 75 افراد شامل تھے آج ہر ملک میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ قادیان اور ربوہ کے جلسے تو سردیوں میں ہوا کرتے تھے لیکن یہاں جلسے گرمیوں میں ہوتے ہیں اور اس گرمی میں کس طرح بچے بچیاں، لجنہ، بوڑھے، جوان ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔ جلسہ کی بنیاد قادیان میں پڑی ہے۔ ہم اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر ملک میں اپنے وسائل کے مطابق انتظامات کرتے ہیں۔ جرمنی اور لندن کے جلسے تو پاکستان کے جلسوں کی یاد تازہ کردیتے ہیں۔ میری دلی خواہش اور دعا ہے کہ آپ سب ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں اور حضور انور کی نصائح پر ہمیشہ عمل کرنے والے بنیں. آمین۔

Tariq Waleed Tarnutzer

مکرم طارق ولید صاحب (امیر جماعت سوئٹزر لینڈ)

آپ نے جلسہ کے بارہ میں فرمایا! **میں** اللہ تعالیٰ کے فضل سے 21 سال سے جرمنی کے جلسہ میں ہر سال تو نہیں لیکن اکثر جلسوں میں شریک ہوا ہوں۔ ہماری جماعت میں ہر جگہ ہی دن بدن روحانی ترقی نظر آتی ہے۔ جب میں 21 سال سے ابتک کے سفر کو دیکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا بڑا واضح ثبوت ملتا ہے کہ جماعت جرمنی روز بروز تبلیغ، تربیت، ایمان اور روحانی ترقی میں آگے کی طرف گامزن ہے۔ ایک مہمان ہونے کے ناطے ہمیں آپ کا شکر گذار ہی ہونا چاہئے لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ آپ کے انتظامات ہر سال کی روایت کی طرح بہت منظّم طریق سے کئے گئے ہیں۔ میں تمام کارکنان کا بہت عزت واحترام کرتا ہوں جو کہ اپنی مرضی سے لیکن کسی لالچ کے بغیر بڑے اخلاص سے خدمت کرتے ہیں۔ نئے احمدی جرمنوں کو جماعت میں دیکھتا ہوں۔ میں جماعت کا قدم آگے بڑھتا ہوا دیکھتا ہوں۔ یہ جماعت کا کارواں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایمان کی روح میں مزید ترقی ہو اور مضبوطی سے اس سلسلہ کا کارواں صحیح سمت میں رواں دواں رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ خلیفہ وقت کو اپنی بیشمار تائید ونصرت سے یوں ہی نوازتا رہے اور جلسہ سالانہ یوں ہی ہر سال ترقی کی طرف تیزی سے گامزن رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم سے نیک توقعات وابستہ ہیں۔ یہ جلسہ ایک روحانی جلسہ ہے اسمیں شرکت کرنے کے بعد ایمان و اخلاص میں بہت ترقی ہونی چاہئے۔ اسلام کی تعلیمات پر حقیقت میں عمل پیرا ہونا چاہئے اور پھر تبلیغ پوری دنیا میں اسکے ذریعہ کرنی چاہئے۔ عبادات میں مزید گہرائی، شغف اور پائیداری پیدا ہونی چاہئے۔ جب ہم ان سب امور پر عمل پیرا ہونگے تو آخر کار خود بھی اور پوری انسانیت کیلئے کامیابی حاصل کریں گے۔ انشاء اللہ اور یہی جلسہ سالانہ کا اولین مقصد ہے۔

بقیہ۔ ہمسائیوں سے نیک سلوک‘‘

مہمانوں کو بھی احمدیوں کے پُرامن رویہ کے بارے میں بتایا۔ کھانے کے بعد باہمی گفتگو ہوئی اور آپس میں نئے پروگرام تشکیل دیے گئے۔

پروگرام میں HerrStefanGehrmann جو کہ اس علاقہ کی Förderverein کے vorstand میں سے ہیں، وہ بھی تشریف لائے اور احمدی نوجوانوں سے قریبی گراؤنڈ میں جرمن بچوں کے ساتھ کھیلوں کے پروگرام بنائے، اسی طرح Laternfest کی تقریبات میں حصہ لینے کے بارے میں بات ہوئی۔ لہٰذا 20 نومبر کی شام کو پورے علاقے میں Laternfest تھا اُس کے اختتام پر کھانے پینے کی چیزوں کے سٹال لگائے جانے تھے Herr Uwe Schmidt نے مشورہ دیا تھا کہ اس موقع پر جماعت بھی سٹینڈ لگائے، ہم نے اس موقع پر سموسوں اور کباب کا سٹینڈ لگایا جو بڑوں اور بچوں نے بہت پسند کئے تقریباً دو گھنٹوں میں تمام سموسے اور کباب ختم ہوگئے، اس دوران تمام جرمن ہمسائیوں اور بچوں سے بات ہوتی رہی اور مسجد کے سب سے بڑے مخالف جو کہ Bürgerinntiativ کے بانی ہیں اور اسوقت صدر ہیں نے کہا کہ مسجد اب ایک حقیقت ہے اب ہم آپ کو Welcome کہتے ہیں اور انہوں نے بعض مفید مشورے بھی دیے کہ کس طرح سے ہم ایک دوسرے کے قریب آسکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آپ کی عورتیں بہت مزیدار کھانا پکاتی ہیں آپ ہماری عورتوں کیلئے Koch Kurs کا انتظام کریں، بعض جرمن عورتوں نے بھی اس بات کو بہت پسند کیا، اب انشاءاللہ احمدی لجنہ جنوری میں مسجد کی قریبی ہمسایہ عورتوں کو پاکستانی کھانے پکانا سکھائیں گی۔ اور وہ ہمسائے جو ہمیں دیکھنا نہیں چاہتے تھے وہ اب بہت پیار اور محبت سے ملتے ہیں۔

(رپورٹ۔ رانا امتیاز احمد، لوکل امیر ہنوور)

نماز سنٹر حلقہ روڈیس ہائیم میں طلباء کی آمد

نماز سنٹر حلقہ روڈیس ہائیم میں مورخہ 10 نومبر 2009ء کو سکول Rheingau Gymnasium Schule کے تیس طلباء اپنے استاد کے ساتھ آئے۔ جماعتی نمائندگان نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کو اس دن کے پروگرام کے بارہ میں بتایا نیز جماعت کا مختصر تعارف بھی پیش کیا۔ مرکز سے مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم مربی صاحب نے نماز با جماعت شروع کی تو تمام طلباء اور استاد بھی اوپر آکر ہمیں نماز پڑھتے دیکھتے رہے۔ بعد میں نیچے کے ہال میں مجلس سوال وجواب شروع ہوئی۔ طلباء نے مندرجہ ذیل موضوعات پر سوال کیئے۔ نماز کی اہمیت، پانچ وقت نماز کیوں ضروری ہے، اسلام میں عورت کا مقام، شراب کیوں منع ہے، اسلام اور دہشت گردی، وغیرہ وغیرہ۔ مکرم مربی صاحب نے ان سوالات کے خوبصورت انداز میں تسّلی بخش جوابات دیئے۔ آپ نے ان سولات کے جواب میں بائیبل سے بھی حوالہ جات دیئے۔ تمام طلباء اور مذہب کے استاد نے جوابات و ہمارے انتظامات کو سراہا اور اطمینان کا اظہار کیا۔ استاد صاحب نے جانے سے پہلے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ ہمیں سکول میں بُلا کر اسلام پر لیکچر دینے کا موقع دیں گے۔ ہم نے استاد کو قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی، ہماری تعلیم اور دوسرا لٹریچر دیا اور تمام طلباء کو Die Reform اور دوسرا لٹریچر دیا۔ اسکول کی لائبریری کے لیئے بھی قرآن کریم کا نسخہ، اسلامی اصول کی فلاسفی اور دوسری کتابیں تحفۃً دیں۔ مقامی اخبار میں اس کی خبر شائع ہوئی۔

(رپورٹ۔ محمد لطیف ملک سیکرٹری تبلیغ حلقہ روڈیس ہائیم)

مسجد انوار میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

مورخہ ۱۳ دسمبر کو مسجد انوار میں عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا ۳۰ مہمانوں میں شہر کے میئر، سیاسی پارٹی SPD کے نمائندہ، پادری، ٹیچر، وکیل، شہر کی انتظامیہ کے ممبران وغیرہ شامل تھے۔

مہمانوں کو پہلے مسجد دکھائی گئی جس کے بعد سوال وجواب کی مجلس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا جرمن ترجمہ بھی پڑھا گیا۔ ہدایت اللہ صاحب ہبش کی عید کے بارہ میں نظم بچیوں نے ترنم سے پڑھی۔ مہمانوں نے مندرجہ ذیل موضوعات پر سوالات کیئے۔

آپ کی عورتیں دوسرے ہال میں ہیں، ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھیں، طالبان کا آپ سے کیا تعلق ہے، وہ چاہتے کیا ہیں، احمدی اتنا اچھا اسلام پیش کرتے ہیں تو کچھ ملکوں میں اُن پر مظالم کیوں کیئے جاتے ہیں، نماز سنٹر میں نمازیں پڑھتے ہی تھے مسجد بنانے کا مقصد کیا ہے۔

مکرم وسیم غفار صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔

بیت الحبیب میں حکومتی اداروں کے نمائندگان کے ساتھ ایک نشست

مورخہ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو بیت الحبیب کیل میں مختلف حکومتی اداروں کے ۱۸ نمائندگان کا ایک وفد آیا جن کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام ہوا۔ جس میں سوال وجواب کا سیشن بھی تھا۔ اس وفد کی نمائندگی جناب ڈاکٹر لوتھر صاحب Dr,Lotherviohöfer نے کی۔ وفد کے مسجد میں داخل ہوتے ہی ڈاکٹر صاحب نے سوال کیا کہ دوسرے مسلمان آپ کو مسلمان کیوں نہیں سمجھتے۔ مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت نے انہیں کہا کہ آپ لوگ تشریف رکھیں ہم آپ کے تمام سوالوں کے جواب تسلی سے دیں گے۔ اس کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی جس میں مندرجہ ذیل موضوعات پر سوالات ہوئے۔ احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات۔ پاکستان میں احمدیوں کے حالات۔ احمدیوں کو غیر مسلم کیوں کہا جاتا ہے۔ جرمنی میں احمدیوں کا دوسرے مسلمانوں سے تعاون۔ خلافت کا نظام وانتخاب کا طریقہ کار۔ خلیفہ کا مقام۔ جماعتی تنظیمیں۔

ان تمام سوالات کے مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ وفد کے اراکین مطمئن دکھائی دیتے تھے۔ اس وفد کے ساتھ دو مسلمان ترک بھی تشریف لائے جن میں سے ایک حافظ قرآن تھے۔ انہوں نے خواہش کی کہ وہ تلاوت قرآن کریم کرنا چاہتے ہیں جس پر انہیں اجازت دی گئی۔ بعد میں اس کا جرمن ترجمہ مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے پڑھ کر سنایا۔ اس پر ڈاکٹر لوتھر صاحب نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ آپ لوگ سب کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ اس مجلس میں سے ایک خاتون نے کہا کہ آج مجھے نظام خلافت کی اہمیت کے بارہ میں معلوم ہوا ہے اور یہ کہ کس طرح جماعت احمدیہ اور خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) آپس میں محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ مزید کہا کہ آج مجھے محبت اور نفرت کا فلسفہ سمجھ آیا ہے یعنی محبت، نفرت کو ختم کرسکتی ہے۔ بعد میں مہمانوں نے گیسٹ بک میں اپنے تاثرات لکھے۔ آخر پر کھانے کا انتظام تھا جس کے دوران بھی مہمانوں سے بات چیت جاری رہی۔ جناب ڈاکٹر لوتھر صاحب نے کہا کہ میں جرمنی میں مختلف مذہبی پروگراموں میں شامل ہوتا رہتا ہوں لیکن جو نظام یا طریقہ کار اور مہمان نوازی جماعت احمدیہ میں رائج ہے، میں نے اور کہیں نہیں دیکھی۔ اگر لوگ اسی طرح ایک دوسرے سے محبت و پیار کا سلوک کریں تو زندگی بہت آسان ہوجائے

(رپورٹ۔ مبشر احمد ظفر بلوچ، ملک محسن)

مکرم ملک محمد سرور صاحب مرحوم آف Kiel جرمنی

کولمبس خان

مکرم ملک محمد سرور صاحب کھوکھر غربی سے تعلق رکھتے تھے ان کے والد مکرم ملک فیض احمد صاحب تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی نعماء سے نوازا تھا۔ ملک صاحب کے ساتھ خاکسار کی پہلی ملاقات ان کے برادرِ نسبتی برادرم چوہدری شمشاد احمد سلہری صاحب کے ہاں شیخوپورہ 1975 میں ہوئی۔ اس کے بعد ربوہ میں گاہے بگاہے اور پھر جرمنی آ کر کیل میں جو ہمبرگ سے ۸۰ کلومیٹر پر ہے ان سے ملاقات رہی۔ جب اس ریجن کی امارت کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد ہوئی تو کیل کی جماعت میں اکثر آنا جانا رہا۔ ملک صاحب یہاں زعیم انصار اللہ اور پھر کافی عرصہ صدر جماعت رہے۔ اگرچہ دنیاوی تعلیم واجبی تھی لیکن جماعت کے بڑوں چھوٹوں سے پیار اور محبت کا وہ سلوک تھا کہ یہ کمی کبھی جماعتی کاموں میں روکاوٹ نہ بنی۔ جرمن زبان پر عبور نہ تھا لیکن اپنا مافی الضمیر ادا کرلیتے تھے اور سرکاری دفاتر میں دوستوں کو ساتھ لے کر جماعتی کام کو سرانجام دے لیتے تھے۔ کیل کی جماعت اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے۔ اس شہر میں اب جماعت کو ایک وسیع مسجد بنانے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ اس مسجد کے سنگِ بنیاد کے لئے قادیان سے اینٹ منگوائی گئی تھی اور خاکسار کے ہمراہ جو دوست دعا کروانے لئے لندن حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک خوش نصیب زعیم انصار اللہ کیل مکرم ملک صاحب بھی تھے۔

اس کے افتتاح کے موقعہ پر جب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کیل تشریف لائے تو استقبال کے لئے بطور صدر جماعت یہ سعادت مکرم ملک صاحب کے حصّہ میں آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ دوسری بار تشریف لائے تو کیل میں ایک رات قیام بھی فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور کی واپس روانگی سے قبل ناشتہ کے بعد حضور انور کافی دیر تک مسجد کے پارکنگ ایریا میں چہل قدمی فرماتے رہے اور مکرم ملک صاحب کو بلا کر ان سے مقامی حالات دریافت فرماتے رہے۔ حضور انکی پنجابی سے ملی جُلی اُردو سے بہت محظوظ ہوتے رہے۔ نہایت محبت اور اخلاص سے مہمان نوازی کرتے تھے۔ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وصیّت کی تحریک ہوئی تو فوراً تعمیل کی۔

وفات کے روز ملک صاحب عشاء کی نماز مسجد میں ادا کرکے اور عید کی تیاری کے لئے اپنے ذمہ فرائض کو ادا کرکے جب گھر پہنچے تو ہلکی سی تکلیف سینہ میں محسوس کی جو طبی امداد پہنچنے سے قبل جان لیوا ثابت ہوئی اور ہمارا یہ عزیز بھائی دین کی خدمت میں آخری دم تک مصروف رہ کر خالقِ حقیقی سے جاملا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آپ کا جنازہ جرمنی سے براستہ کھوکھر غربی ربوہ لے جایا گیا جہاں انکی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی اچانک وفات یقیناً ایک بہت بڑا صدمہ ہے جس کو جماعت کے ہر چھوٹے بڑے نے محسوس کیا لیکن۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مسجد قمر میں بین المذاہب امن کانفرنس کا انعقاد

مورخہ 7 نومبر 2009 کے روز جماعت احمدیہ Calw کو مسجد قمر میں ایک بین المذاہب امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔

تلاوت قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد کرسٹس آرگنائزیشن کے جناب پاسٹر ومیولر صاحب (Pastro Müller)، ایونگلش گرجے کے جناب گیولٹن بوتھ (Göltenboth)، ایک گرجے کی پادری محترمہ صبینِ شنائیڈر (Sabine Schneide) نے باری باری سامعین سے خطاب کیا۔ ہر ایک نے اپنے خطاب میں آج کے موضوع ''امن'' کے بارہ میں اپنا نقطہ نظر بیان کیا نیز اپنے فرقہ کے بارہ میں تعارف بھی کروایا۔ اس کے بعد بدھ ازم کی نمائندہ خاتون محترمہ کلاوڈیا (Frau Claudia Odjo) نے اپنے مذہب کا تعارف کروایا اور امن کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر مکرم حماد احمد صاحب نے اسلام احمدیت کا تعارف کروایا اور اس کی امن کی تعلیم کے بارہ میں بھی بتایا۔ ۳۶ مہمانوں میں سے اکثریت نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے ذہنوں میں جو غلط فہمیاں اسلام کے بارہ میں تھیں آج اُن کا تدارک ہوگیا ہے۔ مذاہب کے نمائندگان سمیت سب مہمانوں نے آئندہ بھی ایسے پروگرام منعقد کرنے پر تعاون کی یقین دھانی کروائی۔ کُل حاضرین کی تعداد پچاس رہی۔ مہمانوں کی خاطر خدمت کا خاص خیال رکھنے میں احباب جماعت نے بہت تعاون کیا۔

(رپورٹ۔ محمود احمد، صدر جماعت Calw)

Weingarten میں عید ملن پارٹی

عید تو ہر سال منائی جاتی ہے مگر اس سال ہم نے اس خوشی میں جرمن اہل محلّہ کو بھی شامل کرنے کا پروگرام بنایا۔ مورخہ ۲۸ نومبر کو ایک خوبصورت ہال کرائے پر لے کر اس پروگرام کے لئے سجایا گیا۔ لجنہ نے اپنی طرف مہندی اور مختلف روایتی اشیا کا اسٹال لگایا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ سے ہوا مکرم وقاص احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ نے قربانی اور حج کی وضاحت کی۔ اس سلسلہ میں ویڈیو کے ذریعہ بھی معلومات دی گئیں۔ مثلاً مسجد خدیجہ کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کے خطاب کی چند جھلکیاں، ہومینیٹی فرسٹ کے کام، اہم شخصیات کی جماعت کے بارہ میں رائے، وغیرہ۔ جسے مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ کھانے کے وقفہ میں عید کے روایتی کھانے سب حاضرین نے مل کر مزے مزے سے کھائے۔ اس کے بعد سوال وجواب کا پروگرام ہوا۔ سوالات مندرجہ ذیل موضوعات پر مشتمل تھے۔ جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمان ایک ہی دن عید کیوں نہیں مناتے۔ یہ آپ کا تہوار ہے آپ ہمیں کیوں بلاتے ہیں۔ ایران اور افغانستان کا اسلام تو یہ نہیں جو آپ ہمیں بتا رہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں نے تمام سوالات کے جوابات خود ہی دیئے۔ کُل ۴۰ مہمان شامل ہوئے جن میں ڈاکٹر، اساتذہ، انجینیر وغیرہ شامل تھے۔

(رپورٹ۔ ناصر احمد، صدر جماعت)

مسجد انوار میں اسکولوں کے طلباء کی آمد

انوار مسجد روڈگاؤ میں مورخہ ۲۵ نومبر کو شہر Seligenstadt کے اسکول سے گمنازیم کی ایک کلاس جو ۳۹ طلباء وطالبات پر مشتمل تھی، اپنے استاد اور استانیوں کے ساتھ آئی۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ اور مقامی سیکرٹری تبلیغ نے ان کا استقبال کیا۔ مسجد کا وزٹ کرنے کے بعد مردانہ نماز ہال میں سوال و جواب کی مجلس کا اہتمام ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ سے مجلس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد طلباء وطالبات نے مختلف موضوعات پر سوالات کیئے جن میں طالبان کون ہیں، مسجد بنانے کا مقصد، مسلمانوں اور عیسائیوں میں فرق وغیرہ شامل تھے۔ مکرم مربی صاحب نے ان کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ ایک گھنٹے اور تیس منٹ کے اس پروگرام کے بعد طلباء نے اظہارِ رائے میں کہا کہ اسلام تو آسان مذہب ہے۔

آخر میں طلباء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ۔ محسن احمد لوکل سیکرٹری تبلیغ)

بقیہ۔ سنگ بنیاد بیت الباقی

باہر بھی اس پیغام کو عام کریں......۔ پہلی اینٹ خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے رکھی اس کے بعد عہدہ داروں کی ایک لمبی لائن نے۔ ایک عورت بھی ان میں شامل تھی۔ آخر پر دو بچے تھے جو کہ ایک طرح کے اسلام میں بپتسمہ کی شکل پر لیئے گئے تھے (وقف)۔

احمدیہ مسجد ایک سال میں مکمل ہوجائے گی۔ اس کا نام ''بیت الباقی'' ہے۔ جس کا ترجمہ ہے ''ہمیشہ رہنے والا گھر''...... یہ ایک سادہ اور روزمرہ کی ضروریات کے مطابق ۱۲۰ مربع میٹر مسقّف عمارت ہوگی۔

(تقریب کی تفصیل الفضل انٹرنیشنل میں پڑھیں)

Vol. 15 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 1
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email:akhbar3@yahoo.com

مسجد خدیجہ برلن میں ABI اور گمنازیم کے طلباء کی آمد

مورخہ ۱۲ نومبر اور ۲۷ نومبر ۲۰۰۹ء کو مسجد خدیجہ برلن میں فرنکفرٹ اوڈر کے ہائی سکول Abi اور ایک سکول کی گمنازیم کی کلاس آئی۔مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ اور مکرم موسیٰ صاحب نے ان کا استقبال کیا۔مسجد دکھائی اور اس کے بارہ میں کچھ تفصیل سے آگاہ کیا۔مربی صاحب نے کانفرنس روم میں بتایا کہ یہ مسجد عورتوں کی قربانی سے بنی ہے۔1923ء میں جب برلن مسجد بنانے کا ارادہ ہوا تو غربت کے اُس دور میں انڈیا سے عورتوں نے چندہ جمع کیا۔مسجد کی بنیاد بھی رکھ دی گئی مگر جرمنی کے مالی حالات جلد ہی خراب ہوگئے اور جمع شدہ پیسہ کم پڑ گیا۔اب جب کہ دوبارہ اس کی تعمیر کا پروگرام بنا تو پھر عورتوں نے ہی جرمنی میں اس کے لیئے قربانی دی اور آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک شاندار مسجد آپ کے سامنے ہے۔

ایک طالب علم نے اس موقع پر ایک دلچسپ سوال کیا کہ آخر آپ نے ایک عمارت پر اتنا پیسہ ضائع ہی کیوں کیا ،اس کو بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی،اس سے بہتر تھا کہ یہ پیسہ آپ افریقہ میں غریبوں کے لیئے بھجوا دیتے۔مکرم مربی صاحب نے جواب میں بتایا کہ یہ عمارت بنائی ہی اسی لئے گئی ہے کہ انسان اس میں خدا کی عبادت کریں جس سے ان میں قربانی کا جذبہ پیدا ہوا اور وہ اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھیں۔مزید یہ کہ ایک ہی مرتبہ اس پیسے کو افریقہ بھجوا دینے سے اُن کی بھوک کا مسئلہ مکمل ختم تو نہ ہوسکتا۔مربی صاحب نے تفصیل سے بتایا کہ جماعت احمدیہ افریقہ میں انسانی بھلائی کے بہت سے کام کر رہی ہے۔اس کے بعد کلاس کو اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا۔حضرت مسیح موعودؑ کی آمد، احادیث کی پیشگوئیاں،احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں فرق، جہاد،قتل مرتد وغیرہ کے بارہ میں بتایا۔

اس کے بعد سوالات ہوئے جن میں عورتوں و مردوں میں برابری،مذہب کی ضرورت،مجُوزہ شادی،ضرورتِ شادی ،اسلامی ممالک میں گرجہ گھر بنانے کی ممانعت وغیرہ شامل تھے۔ایک سوال کہ مذہب کا زندگی پر کیا اثر ہے،کے جواب میں مکرم مربی صاحب نے کہا کہ مثلاً اب تمام دنیا میں کوششیں ہو رہی ہیں کہ شراب نہ پی جائے کیوں کہ اس کے بہت نقصانات ہیں مگر اس میں کامیابی نہیں ہو رہی۔ آج سے پندرہ سو سال پہلے اسلام نے یہ بات بتادی کی اور جس دن خدا کا یہ حکم آیا مسلمانوں نے اسی وقت شراب کے مٹکے توڑ دیئے اور آج تک ان کی اکثریت شراب نہیں پیتی۔تو یہ اور بہت سے فوائد مذہب کو ماننے سے ہوتے ہیں۔شادی کی ضرورت کے سوال پر مکرم مربی صاحب نے بتایا کہ نسل کی بقاء اور اس کی حفاظت کے لیئے یہ ضروری ہے نیز اس کی تربیت اور ذمہ داری کا معاہدہ ہے خواتین اس بات سے حیران و خوش ہوئیں کہ مسجد میں خطبہ جمعہ جرمن زبان میں ہوتا ہے اور وہ بھی سن سکتی ہیں۔

(رپورٹ۔سیکرٹری تبلیغ برلن)

خدا تعالیٰ کی توفیق اور فضل سے یہ مسجد بنے گی (حضور انور)

اخبار Pforzheimer Kurier نے اپنی ۱۷ دسمبر ۲۰۰۹ء کی اشاعت میں صفحے اول پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احباب جماعت کے ساتھ مسجد بیت الباقی کے سنگ بنیاد کے موقع پر کھینچی گئی تصویر دی ہے۔خبر میں لکھا ہے" مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کا ایک بہت بڑا فنکشن کُل ۱۵۰ افراد پر مشتمل فورس ہائیم کی احمدیہ جماعت نے Wilferdinger Höhe میں اپنی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔قریب کی سڑک پر بھی کوئی پارکنگ کی جگہ خالی نہیں تھی۔جرمن بھر سے اتنی بڑی تعداد میں مہمان تشریف لائے.....تمام ایک معزز اور عالی مرتبہ مہمان کا انتظار کر رہے تھے جو خاص طور پر لندن سے تشریف لائے تھے یعنی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد، جو عالمی جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں.....جوں ہی خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) خیمہ میں تشریف لائے تو اُن کے احترام میں سب کھڑے ہوگئے۔

تقریب کا آغاز مترنم آواز میں قرآن کی تلاوت سے ہوا۔اس کے بعد عبداللہ واگس ہاؤزر (صاحب) نے انگلش میں شہر فورس ہائیم ،مقامی جماعت اور مسجد کے منصوبہ کا تعارف کروایا۔" کئی پلاٹ دیکھے اور آخر یہ ملا،جرمنی میں مسجد بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے،بہت سے لوگوں کو اسلام سے خوف ہے"۔اس جگہ میں مخالفت ہوئی اور ایک ہمسائے نے کہا کہ وہ اپنے پڑوس میں کوئی مسلمانوں کی عبادت گاہ نہیں چاہتا۔مگر اس کا مقدمہ اس سال کے آغاز میں خارج ہوگیا۔فورس ہائیم شہری انتظامیہ نے اچھا تعاون کیا اور دس میٹر بلند مینار کی بھی اجازت دے دی۔مقرر نے شہر کے لیئے دعا کی درخواست کی۔

" خدا تعالیٰ کی توفیق اور فضل سے یہ مسجد بنے گی" خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے وضاحت کی۔آپ کی تقریر پاکستانی زبان میں تھی جس کا بعد میں (جرمن) ترجمہ پیش کیا گیا۔

آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اسلام کو اکثر دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے۔اس لیئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ نہ صرف آپس میں محبت اور دوستی کو رواج دیں بلکہ

باقی صفحہ نمبر ۳ پر

مسجد بیت الرحیم و بیت النصیر کی تقریب سنگ بنیاد

جرمنی میں ۲۰۰۹ء نومبر کے ماہ میں دو مساجد "بیت النصیر" اور مسجد "بیت الرحیم" کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

مورخہ ۱۳ نومبر بروز جمعۃ المبارک کو مسجد " بیت النصیر" آؤگس برگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔۳۰۰ مربع میٹر پر تعمیر ہونے والی اس مسجد میں ۱۴۰ افراد بہ یک وقت عبادت کرسکیں گے۔اس کا گنبد ۴ میٹر بلند ہوگا۔اس سے پہلے ایک ماہ سے زائد وقار عمل ہوتا رہا جس کے ذریعہ زمین کو ہموار کرنا،ایک بڑے ٹینٹ کی تنصیب و تزئین ،ڈش انٹینا کی تنصیب،استقبالیہ گیٹ وغیرہ شامل ہیں۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی و شہر کے میئر اور دیگر مہمان وقت پر تشریف لا چکے تو کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔اس کے بعد جماعت احمدیہ آؤگس برگ کا تعارف کروایا گیا کہ یہ جماعت 1976ء میں بنی تھی۔اس کے بعد شہر کے میئر نے اپنے خطاب میں جماعت کو مسجد کی مبارک باد دی اور کہا کہ امید ہے یہ مسجد پیار اور محبت کا پیغام پھیلائے گی۔ جرمنی میں ہر چوتھا شہری باہر سے آکر بسا ہے۔یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ کہاں سے آیا ہے بلکہ ہم سب کو مل کر کام کرنا ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنے خطاب کے شروع میں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ یہاں تشریف لائے اور انتظامیہ کا کہ انہوں نے مسجد کی اجازت میں تعاون کیا۔امیر صاحب نے فرمایا! جرمنی میں جہاں بھی مسجد تعمیر ہوتی ہے پہلے مخالفت ہوتی ہے جو بعد میں دوستی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔اس کی وجہ جماعت احمدیہ کا دوستانہ رویہ اور صاف کردار ہے جس کو لوگ دیکھ کر حق میں بولنا شروع کر دیتے ہیں۔انتظامیہ نے کہا ہے کہ مسجد خوبصورت بنی چاہئے۔ہم بھی یہی چاہتے ہیں اور اسی لیئے دو لاکھ یورو سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے میئر صاحب کو ایک یادگار شیلڈ و قرآن کریم تحفۃً پیش کیا نیز دیگر سیاسی پارٹیوں کے نمائندگان کو بھی قرآن کریم پیش کیا گیا۔

اس کے بعد سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر اطفال اور ناصرات نے خوش الحانی سے ترانے پڑھنے شروع کیئے۔سب سے پہلی اینٹ جو کہ حضور انور سے دعا کروا کر لائی گئی تھی مکرم امیر صاحب نے نصب کی۔جس کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی اور پھر باری باری دوسرے عہدہ داروں نے اینٹیں رکھیں۔ذیلی تنظیموں کے عہدہ داروں کو نیز وقف نو کے ایک بچے اور ایک بچی کو بھی بنیاد میں اینٹیں رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔اس دوران قرآن میں درج ابراہیمی دُعاؤں کا ورد جاری رہا آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔جس کے بعد سب حاضرین میں لڈو تقسیم کیئے گئے۔میڈیا کے نمائندگان بھی آئے ہوئے تھے۔ٹی وی اور اخبار میں خبر بھی نشر ہوئی۔پروگرام میں کُل ۱۴۰ افراد نے شرکت کی۔

مورخہ ۷ نومبر بروز ہفتہ کو شہر نوئے ویڈ میں مسجد "بیت الرحیم" کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔زمین کا کُل رقبہ ۳۶۰۰ مربع میٹر ہے۔۲۰۰۷ء میں اس جگہ کو خریدا گیا جس سے قبل شہری انتظامیہ نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دی تھی مگر چند مخالفین نے عدالت میں تعمیر کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔دو سال کے عرصہ میں چھوٹی و بڑی عدالت سے ہمارے حق میں فیصلہ ہوگیا اور خیر کا پہلو یہ نکلا کہ اس طرح میڈیا کے ذریعہ خوب تشہیر ہوگئی۔

تقریب کا آغاز مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو مکرم اظہر عالم صاحب نے کی۔جرمن ترجمہ مکرم اطہر احمد نے پڑھا۔اس کے بعد لوکل سیکرٹری خارجہ امور مکرم نوید احمد حیدر نے سپاس نامہ پیش کیا جس میں جماعت کا تعارف وغیرہ کروایا۔اس کے بعد چیف میئر جناب Nickopos Rooth نے اپنی مختصر تقریر میں مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارک باد دی اور مسجد کی تعمیر کو جماعت نوئے ویڈ نیز نوئے ویڈ میں رہنے والے دوسرے مذاہب کے شہریوں کے لئے خوش آئند قرار دیا۔مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں مساجد کو امن کا گہوارا قرار دیا اور شہریوں کو یقین دلایا کہ اس کی تعمیر کے بعد یہاں سے اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کی جائے گی۔

اس کے بعد سنگ بنیاد کی تقریب شروع ہوئی۔سب سے پہلی اینٹ جس پر حضور انور سے دعا کروائی گئی تھی مکرم امیر صاحب نے بنیاد میں رکھی۔جس کے بعد مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے پھر چیف میئر نے اور اس کے بعد ان احباب نے جن کی منظوری مکرم امیر صاحب نے پہلے سے دی ہوئی تھی،بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔مکرمہ فرزانہ ندیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے سنگ بنیاد میں وہ اینٹ رکھی جس پر حضرت آپا جان امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا (حرم حضور انور) نے دعا کی تھی۔دعاؤں کے ماحول میں یہ کارروائی مکمل ہوئی۔آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔جس کے بعد تمام حاضرین کو مٹھائی پیش کی گئی۔اس تقریب میں نیشنل عہدہ داران،مربیان سلسلہ،شہر کے سیاسی،سماجی اور مذہبی راہنماؤں نے شرکت کی۔اطفال الاحمدیہ اور ناصرات نے اس مبارک موقع پر مختلف ترانے پیش کیئے۔مقامی احباب کو ملا کر کل تعداد ۲۰۵ تھی۔

(رپورٹ۔سعادت احمد خالد،جنرل سیکرٹری حلقہ نوئے ویڈ)